

عید الفطر - تجدید عہد کا دن

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم °

شوال کا چاند ہلال عید بن کر ہر آنگن میں اتر رہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن و سلامتی، خوش حالی و فراخی کا موجب اور ایمان میں اضافے اور استقامت کا باعث بنا۔۔۔ وَالسَّلَامَةُ وَالْاِسْلَامُ۔۔۔ اور سلامتی روح و جسم، فکر و شعور اور اطاعت و فرماں برداری، تسلیم و رضا کا پیغام بر بنا۔ وَالْتَوْفِيقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔۔۔ اور اس چاند کے ذریعے طلوع ہونے اور شروع ہونے والے مہینے میں اپنی رضا پسند کے کاموں کی توفیق سے نواز۔ اے ہلال عید! رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔۔۔ ہمارا اور تمہارا آقا، پروردگار اور پالنے والا مالک و مختار صاحب شان و شوکت اللہ جل جلالہ ہی ہے!

عید الفطر کی روشن صبح طلوع ہو رہی ہے۔ اہل ایمان کو مبارک ہو!

عید الفطر۔۔۔ اللہ کی عظمت و کبریائی کے اعلان و اظہار کا دن ہے! لِيُكْتَبُوا اللّٰهُ عَلٰی مَا هَذَا كُنْم۔۔۔ رمضان کے مہینے میں ہدایت کی شاہراہ مستقیم پر چلنے کے بے شمار مواقع عطا کرنے والے اللہ کے احسانِ عظیم کا بس ایک ہی تقاضا۔۔۔ ہر شاہراہ پر ہر گلی محلے بازار و دکان، ہر گھر اور مکان میں۔۔۔ زمین کے ہر کونے اور ہر گوشے میں اعلانِ عام۔۔۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔۔۔ اللہ ہی بڑا ہے۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔۔۔ اللہ ہی بڑا ہے۔۔۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔۔۔ اس کے سوا کوئی عبادت و بندگی، اطاعت و فرماں برداری سجدہ و رکوع، حمد و ثنا، عزت و عظمت، شان و شوکت، غلبہ و اقتدار، حکم و اختیار کا سزاوار نہیں۔۔۔!! وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔۔۔ فی الحقیقت وہی بڑا ہے۔ سب سے بڑا۔۔۔ کائنات کا ذرہ ذرہ، بروجر، شجر و حجر، شمس و قمر، زمین و آسمان، گلستان و بیاباں۔۔۔ سب زبان حال و قال سے یہی گواہی دے رہے ہیں کہ وہی۔۔۔

صرف وہی۔۔۔ سب سے بڑا ہے۔ اللہ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔۔۔ اور سب عظمتیں، تعریفیں، بزرگیاں اُسی کے لیے ہیں!!

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔۔۔ بندہ مومن سر نیاز خم کر دے اپنے حمد و ثنا کے سزاوار رب کے حضور! اس کی اُن گنت بخششوں اور عطاؤں کے اظہارِ شکر کے لیے! تسبیح۔۔۔ تسبیح کے دانوں پر بھی۔۔۔ اور دشمنانِ حق کے ٹھکانوں پر بھی۔۔۔ نفس کے بت خانوں اور شیطان کے آستانوں پر بھی۔۔۔ کفر کے قانون، معاشرے کے رسوم و رواج، بے حیائی کے مراکز، ظلم و جبر کے ایوانوں پر بھی۔۔۔ حَتّٰی لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً۔۔۔ فتنوں کی مکمل سرکوبی تک!

عید الفطر۔۔۔ اہل ایمان کی بخشش کا دن ہے! ارشادِ نبویؐ ہے جب لوگ عید کی نماز پڑھ چکے ہیں تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے: اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ۔۔۔ سنو لوگو! تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے۔ فَارْجِعُوْا زَانِدِيْنَ اِلٰی رَحْمَتِہِمْ۔۔۔ پس اب کامیاب و کامران اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ فَہُوَ یَوْمَ الْجَزَاءِ۔۔۔ یہ دن تمہارے لیے انعام کا دن ہے! اِس دن کو فرشتوں کی دنیا۔۔۔ یعنی آسمان۔۔۔ میں انعام کا دن کہا جاتا ہے۔

عید الفطر۔۔۔ اہل ایمان کی ایک جہتی اور اتحاد کا مظہر ہے۔ سب اہل اسلام روشن صبح کے گھرے اُجالوں میں اُجلے کپڑوں اور اُجلے دامن کے ساتھ۔۔۔ ایک ہی نغمہ و ترانہ عظمتِ الہی گاتے۔۔۔ کھلے میدانوں میں ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر، ایک ہی مالک کے حضور سجدہ، شکر و امتنان بجالاتے ہیں۔ کشادہ سینوں میں محبت و اخوت کے زمرے رواں، نفرتیں دُور، دشمنیاں ختم اور اخلاص و محبت کا اظہار، مصافحے، معافے، مبارکباد۔۔۔ یہ سب اُمت کے جسد واحد اور بُنیائے مَوْضُوعِ صِیْرَتِہِی کی تو تصویریں ہیں!! عید الفطر۔۔۔ اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی کے عملی اظہار کے ذریعے تکمیلِ ایمان کا موقع ہے۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنْعَ لِلّٰہِ فَقَدْ اسْتَحْمَلَ الْاِیْمَانَ۔۔۔ یہ دن ایمان سے محبتوں، دوستیوں، وفا شعار یوں کی تجدید اور نفرتیں دُور کرنے، اللہ کی خاطر دینے، لینے اور اپنی نفرتوں اور محبتوں کو اللہ کے حوالے سے ترتیب دینے کا دن ہے!

عید الفطر۔۔۔ ہمدردی و غم گساری کے مہینے کی عطا کردہ تربیت کے مطابق۔۔۔ صدقہ فطری ادا کی، صلہ رحمی، پڑوسیوں اور مہمانوں کے حقوق کی ادائیگی، خفے، تحائف دینے، خوشیوں کے پیام پہنچانے اور مبارک دینے کے ذریعے اخوت و محبت کے اظہار کا نقطہ عروج ہے۔ معاشرے کے محروم، لاچار، مسکین اور فقیر ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے، فاقے دُور کرنے، غم اور دکھ ہلکے کرنے اور اُن میں

خوشیاں بانٹ کر۔۔۔ اس کنبے کے مالک و سربراہ۔۔۔ اللہ کو خوش کرنے کا دن ہے!!

عید الفطر۔۔۔ یوم عزم ہے!

رمضان میں نازل ہو کر اسے جشن بہاراں بنانے والے۔۔۔ قرآن عظیم کی تلاوت و سماعت کر کے اپنے سینوں کو منور کرنے کے بعد اسے لے کر اٹھنے، اس کے غلبہ و نفاذ اور اس کی حکمرانی و کارفرمائی اور ساری دنیا پر اس کے سائے کو پھیلا دینے، اس کے پیغام کو عام کر دینے اور اس کی سرباندی کا فریضہ ادا کرنے اور کرتے رہنے کا عزم کرنے کا دن!

عید الفطر دن ہے۔۔۔ اتباع و نفاذ شریعت کے عزم کا۔۔۔ اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی و اطاعت، اُن کے ہر حکم و مرضی پر راضی، مطمئن و مسرور رہنے کے عزم کا۔۔۔ بندگی کے جملہ تقاضوں کو ہر جگہ، ہر وقت، ہر لحظہ پورا کرتے رہنے کے عزم کا۔

اے روزہ دار! بندہ مومن!

عید اس کے لیے نہیں۔۔۔ لَيْسَ الْغَيْدُ لِمَنْ شَرِبَ وَ أَكَلَ۔۔۔ جس نے محض کھایا، پیا، لذیذ و متنوع سحری، مرغن اور مشتی افطاری۔۔۔ روزہ بھی۔۔۔ اور نافرمانی کا ہر رویہ، ہر طرزِ عمل، بد اخلاقی، فساد اور پستی کردار کا ہر مظاہرہ۔۔۔ اللہ کی اطاعت و بندگی کا کہیں نہ اقرار نہ اظہار۔ اُسے عید منانے کا کوئی حق نہیں۔ عید تو اُس کی ہے۔۔۔ إِنَّمَا الْغَيْدُ لِمَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ وَ أَلْعَمَلَ۔۔۔ جس نے اپنی ذات اور اپنے ہر عمل کو اللہ و الجلال کے لیے خالص کر لیا۔۔۔ جو سب سے کٹ کر صرف اُسی کا بن گیا۔۔۔ اپنی زندگی کا مرکز و محور اور مطلق نظر اُس کو اور اُس کے حکم کی بجا آوری کو بنالیا!!

عید اُس کے لیے نہیں۔۔۔ لَيْسَ الْغَيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْخَطَايَا۔۔۔ جو شان و شوکت، فخر و غرور کے اظہار کے طور پر اپنی عظمت و کبریائی کی خاطر۔۔۔ سوار یوں پر چڑھا، عیش و عشرت میں غرق اور یا خدا سے غافل ہوا۔۔۔ إِنَّمَا الْغَيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا، اصل عید تو اُس کی ہے اور جشن منانے کا حق دار بھی وہی ہے، جس نے خطا کاری سے اجتناب اور اس کے ہر راستے سے گریز کیا، اور اسے اپنی عمومی زندگی کا طرزِ عمل بنایا۔

عید اُس کے لیے نہیں۔۔۔ لَيْسَ الْغَيْدُ لِمَنْ لَبَسَ الْجَدِيدَ۔۔۔ جس نے فقط نئے اور خوب صورت لباس میں اپنے جسم و روح کی ناپاکی، گندگی اور غلاظت کو چھپایا۔۔۔ اس کا فقط ظاہر ہی اُجلا، ہوا۔ دل روشنی اور سعادت سے محروم رہا۔ نہ تطہیر فکر ہو سکی، نہ تعمیر افکار، قلب و نظر کے اندھیرے دور نہ ہو سکے، نہ دل کے سیاہ داغ دھل سکے۔ تو اُجلا بن گیا، من پاکیزہ و صاف اور روشن نہ بن سکا۔۔۔!! عید تو اس

کے لیے ہے! إِنَّمَا الْوَعْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعْدَ۔۔۔ جس نے اللہ کی آیات، احکامات، فرامین و ہدایات اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پڑھا، سنا، سیکھا، سمجھا۔۔۔ صدق دل سے ایمان لایا۔۔۔ اپنے دل اور عمل پر اُسے نافذ کیا۔۔۔ اور اُس کی سزا کے خوف سے لرزہ بر اندام رہا۔

عید الفطر کا دن۔۔۔ جائزے اور تقابیل کا دن ہے! اللہ کی رمتوں اور اپنی لغزشوں کے تحفے، جائزے اور موازنے کا دن!! کہ اے بندہ مومن! اپنے رحیم و کریم رب کے مقابل تو کہاں کھڑا ہے؟ کیا تیرے دامن میں کوئی بھی ایسا عمل ہے جو اُس کی لاحد و عنایتوں کے مقابل وفا داری کا حوالہ بن سکے؟ پھر آخِرَ مَا غَزَاكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمُ؟ اپنے رب کریم، رحیم کے مقابل تجھے کس چیز نے اس قدر سرکش و باغی اور جبری اور بے وفا بنا دیا اور دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے؟ تیرے لیے عید الفطر کا پیغام بھی ہے کہ رمضان کی طرح پلٹ آ۔۔۔ اسی غم و بندہ نواز کے دامن میں۔۔۔! سر جھکا دے، اسی آقا و مولا کی بارگاہ میں۔۔۔ اور اسی دَر کا سوالی بن جا۔۔۔ اور اسی کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو جا، اسی کے دامن رحمت سے لپٹ جا، اور اسی شجر عاطفت سے وابستہ رہ اور اُمید بہار رکھ۔۔۔ کہ اس کے سوا کوئی جاے پناہ و اماں نہیں۔۔۔!!

عید الفطر۔۔۔ فی الحقیقت۔۔۔ اے بندہ مومن۔۔۔ تیرے طویل امتحان کا آغاز ہے۔ رمضان کی تربیت گاہ میں حاصل کردہ تعلیم و تزکیہ کا نصاب تجھے اس امتحان میں سرخرو کر سکتا ہے۔ اگر تو اس عزم و تجدید عہد اور تجدید وفا کے جذبے سے عید منائے۔۔۔ تو تو بڑا نیک نصیب ہے، تو ہی عید منانے کا حق دار ہے۔ عید الفطر۔۔۔ تیرے لیے۔۔۔ منزل نہیں، نشانِ منزل ہے۔۔۔ جہاں سے نیکیوں کا سفر ایک بار پھر شروع ہو رہا ہے۔ عید الفطر کے روز شروع ہونے والا تیرا یہ سفر یقیناً تیری حقیقی منزل۔۔۔ جنت۔۔۔ تک پہنچ کر ہی ختم ہوگا۔۔۔!! ان شاء اللہ!!

ہمارے کرم فرما مختلف افراد تک تر جمان پہنچانے کے لیے جو تک و دو کرتے ہیں اس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حسن نیت کو قبول کرے اور ان کی وجہ سے جو خیر یاد رہے ہیں یہ رسالہ ان کے دین و دنیا میں بہتری کا باعث ہو۔

ہم اپنے ہر قاری سے توقع کرتے ہیں کہ توسیع اشاعت کی مہم میں شریک ہو۔ کسی ناواقف کے ہاتھ میں کلمہ خیر کے ساتھ پرچہ دینا وہ کم سے کم حصہ ہے جو آپ کو